پروفیسر محمد اکرام تائب

نعت شریف

اُن کی شانِ سخاوت کا ہے یہ کرم — ہاتھ خالی کوئی در سے آیا نہیں
اُن کے در سے ملا ہے مجھے اس قدر — سر کسی اور در پہ جھکایا نہیں
ذات اُن کی خدائی کا شہکار ہے — آپ سا پھر کسی کو بنایا نہیں
اُن کی ذاتِ مقدس کا پوچھو نہ تم — نور ہی نور ہیں اُن کا سایہ نہیں
دیکھ کر اُن کے کوچہ و بازار کو — باغِ فردوس بھی دل کو بھایا نہیں
اُن سے نسبت کا تائبؔ ہے یہ معجزہ — آگ نے بھی جو مجھ کو جلایا نہیں

δ δ δ δ δ δ δ

جانباز مرزا مرحوم

.... حق کا بیڑا پار دیکھ!

شمع باطل کس طرح بجھتی ہے آخر کار دیکھ — کس طرح ہوتا ہے آخر حق کا بیڑا پار دیکھ
کس طرح اسلام کے قدموں نے روندا کفر کو — کس طرح کُچلا گیا ہے آستیں کا مار دیکھ
جھک گئے لات و ہبل توحید کے پرچم تلے — فتح دیکھ اسلام کی اور قادیاں کی ہار دیکھ
رنگ لایا ہے شہیدانِ نبوت کا لہو — کس طرح ٹوٹی ہے آخر کفر کی تلوار دیکھ
جس کی ہر اک سانس میں افرنگیوں کی جان تھی — مر رہا ہے آج وہ برطانوی بیمار دیکھ
اُس کو دوزخ کا فرشتہ بھی بچا سکتا نہیں — اس طرح پکڑا گیا ہے وقت کا غدّار دیکھ
جس کو ربوہ میں ''اوسارا'' تھا فرنگی راج نے — دیکھ سکتا ہے تو وہ گرتی ہوئی دیوار دیکھ
معجزہ ہے یہ مدینے کی بڑی سرکارؐ کا — کس طرح جمہور کے آگے جھکی سرکار دیکھ
''قادیانیت'' پہ ہے قہرِ خدا شعلہ فگن — جل رہا ہے کس طرح برطانوی شہکار دیکھ

قادیاں کی مادیاں ، جانبازؔ آخر جھک گئیں
ہاں مگر لہرا رہا ہے پرچمِ احرار دیکھ